

## سورہ الخلع اور سورہ الحفڈ سے متعلق روایات کا تحقیقی جائزہ

### Abstract

There are narrations exist about “Surah Al-khula” & “Surah Al-Hafd” in different Hadith Books and there is strong reason behind to select tafsīr; “Al Dur Al Manthūr fi Tafsīr Al Mathūr” as a reference and source book for this study because it contains all the narrations about it in detail. In common observation, most of the people having no enrich familiarity with sciences of Hadith give the ruling of authenticity and inaccuracy about Hadith by analysis of single narration. On the basis of such narrations, some people counts some Surāhs [Chapter] in Noble Qur'an relating the narrations to the Allah's messenger's companion (may Allah be pleased with them) which never ever suit to their personalities. In case, if these narrations are authentic then there must be valid and rationale reason occurred. Some people thinks that the existent assemblage of noble book is incomplete and they strengthen their views via adding such baseless narrations relates them to Sahaba (Companions) (may Allah be pleased with them) with intentions that some Sahaba (may Allah be pleased with them) also have same views about Qur'an like narrations of Ibn-e-

<sup>1</sup> استاذ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و تحقیق، یونیورسٹی آف سائنس ایندیمانالوجی، بنوں

<sup>2</sup> پیچھا، شعبہ علوم اسلامیہ و مطالعہ مذاہب، جامعہ ہزارہ، ماہرہ

Masūd (may Allah be pleased with him) about Mo'wazatain (Surah Falaq & Surah Naās). Similarly some relates to Ubai-ibne-Ka'b (may Allah be pleased with him). This study mainly focus on analysis of such Narrations especially Narrations relates to Ubai-ibne-Ka'b (may Allah be pleased with him) in the context of relevant Shar'iah's Sources to present the real picture in this regard.

**Keywords:** Surah Alkhula, Surah Al Ḥafḍ, Ubai-ibne-Ka'b, Al Dur Al Manthūr fi Tafsīr Al Mathūr.

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1505ھ) نے اپنی تفسیر "الدر المنشور فی التفسیر المأثور" کے آخر میں معوذ تین کے بعد دو سورتوں کو "سورۃ الخلع" اور "سورۃ الحفڈ" کے نام سے ذکر کیا ہے اور اس ضمن میں کئی ایک روایات بیان کی ہیں۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے صرف اسی کتاب میں نہیں بلکہ علوم القرآن کی مشہور کتاب "الاتفاق فی علوم القرآن" میں امام بدر الدین زرکشی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1392ھ) کی اتباع کرتے ہوئے وہاں بھی ان دونوں سورتوں کو ذکر کیا ہے۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں سورتوں کو ذکر کرنے میں متفرد نہیں ہیں بلکہ دیگر کئی اہل علم بھی ان دونوں سورتوں کو ذکر کرتے ہیں جیسا کہ امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 310ھ) نے "تہذیب الآثار" میں، امام نیہوقی رحمۃ اللہ علیہ (458ھ) نے "السنن الکبریٰ" میں، امام ابن شیبہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 235ھ) نے "مصنف" میں، امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 933ھ) نے "شرح معانی الآثار" میں، امام عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 211ھ) نے "مصنف" میں اور امام محمد بن نصر المرزوqi رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 294ھ) نے صلاة الوتر میں ذکر کیا ہے۔ زیر نظر مقالہ میں "الدر المنشور" کی روایات کو اس لیے چنان گیا ہے کیونکہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں ان تمام روایات کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ ذیل میں ان تمام روایات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے جن کو امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے لیکن ان کو بیان کرنے سے پہلے الخلع اور الحفڈ کی لغوی تحقیق ضروری ہے۔

### الخلع اور الحفڈ کی لغوی تحقیق

"الخلع: بالضم التزع و الفصل يقال خلع نعله و ثوبه إذا نزعه."<sup>۱</sup>

<sup>۱</sup> القاضی، عبد النبی بن عبد الرسول، دستور العلماء أو جامع العلوم في اصطلاحات الفنون: 2/ 65، دار الكتب العلمية، بيروت، 1421ھ

”لفظ خلع ضمہ کے ساتھ نکلنے اور جدا کرنے کو کہتے ہیں: خلع نعلہ و ثوبہ اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی اپنے جوتے اور کپڑے اتار دے۔“  
دعاء قوت میں بھی ان لوگوں سے اظہار بیز اری کرنا ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے ہیں، چنانچہ کہا جاتا ہے:

ونخلع ونترك من يفجرك

“هم ان لوگوں سے علیحدہ ہو جاتے ہیں اور انہیں چھوڑ دیتے ہیں جو تیری نافرمانی کرتے ہیں۔”

الحفيد: السرعة. تقول: حفد البعير والظليم حفداً وحفذانا، وهو تدارك السير. وبعير حفاد.  
وفي الدعاء: واللَّهِ نسْعٌ وَنَجْدٌ. ١

”حد سرعت اور جلدی کو کہتے ہیں، جیسے تیز اونٹ کو بغیر حفاد کہا جاتا ہے اور دعاء میں بھی کہا جاتا ہے کہ اے اللہ ہم تیری طرف کوشش اور جلدی کرتے ہیں۔“

## سورة الحج و سورة الحقد متعلق روایات

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی دو روایات ابن الصریح رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 294ھ) کی کتاب "فضائل القرآن" کے حوالے سے نقل کی ہیں۔ چنانچہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ذكر ما ورد في سورة المخلع وسورة الحقدر، قال ابن الضرير في فضائله:

١) أخبرنا موسى بن إسماعيل أنبانا حماد قال: قرأنا في مصحف أبي بن كعب: اللهم إنا نستعينك ونستغرك ونشي عليك الخير ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك قال حماد: هذه الآن سورة وأحسبه قال: اللهم إياك نعبد ولك نصلي ونسجد وإليك نسعي ونحفذ تخشى عذابك ونرجو رحمتك إن عذابك بالكافر ملحق.

٢) وأخرج ابن الصرس عن عبد الله بن عبد الرحمن عن أبيه قال: صليت خلف عمر بن الخطاب فلما فرغ من السورة الثانية قال: اللهم إنا نستعينك ونستغرك ونشين عليك الخير كله ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم إياك نعبد ولك نصلى ونسجد وإليك نسعى ونحصد نرجو رحمتك ونخشى عذابك إن عذابك بالكافر ملحق، وفي مصحف ابن عباس قراءة أبي وأبي موسى: بسم الله الرحمن الرحيم اللهم إنا نستعينك ونستغرك ونشين عليك الخير ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك، وفي مصحف حجر: اللهم إنا نستعينك وفي مصحف ابن عباس قراءة أبي وأبي موسى: اللهم إياك نعبد ولك نصلى ونسجد وإليك نسعى ونحصد نخشى عذابك ونرجو رحمتك إن عذابك بالكافر

<sup>١</sup> الجوهرى، إسماعيل بن حماد، الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية: 2 / 466، دار العلم للملايين، بيروت، الطبعة الرابعة، 1407هـ.

ملحق۔<sup>۱</sup>

حکم: نہ کوہ دونوں روایات اگرچہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفریس رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی ہیں لیکن ان الفریس رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "فضائل القرآن" میں یہ دونوں روایات، ہی نہیں ملتی ہیں کہ ان کی سند کو دیکھ کر اس پر بحث کی جائی۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ دونوں روایات خبر آحادیں اور خبر واحد سے قرآن، جو کہ قطعی الشبوت ہے، کو ثابت نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ آگے اس پر بحث آئے گی۔

"سورۃ الخلع" اور "سورۃ الحقد" کو امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع کرتے ہوئے "الإتقان" میں سورتوں کی ترتیب ذکر کرتے ہوئے "سورۃ الخلع" اور "سورۃ الحقد" کو ذکر کیا ہے:

قال ابن أشتبه في كتاب المصاحف أنَّاً مُحَمَّداً بْنَ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرَ الْكُوفِيَّ قالَ هَذَا تَأْلِيفُ مَصْحَفِ أَبِي الْحَمْدِ ثُمَّ الْبَقْرَةِ ثُمَّ النِّسَاءِ ثُمَّ الْأَعْمَانِ ثُمَّ الْأَعْرَافِ ثُمَّ الْمَائِدَةِ ثُمَّ يُونِيسِ ثُمَّ الْأَنْفَالِ ثُمَّ بَرَاءَةِ ثُمَّ هُودَ ثُمَّ مَرِيمَ ثُمَّ الشَّعَرَاءِ ثُمَّ الْحِجَّةِ ثُمَّ يُوسُفَ ثُمَّ الْكَهْفِ ثُمَّ النَّحْلِ ثُمَّ الْأَحْزَابِ ثُمَّ بْنَى إِسْرَائِيلَ ثُمَّ الزَّمَرَ أَوْلَاهَا حَمَّ ثُمَّ الْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ النُّورِ ثُمَّ الْمُؤْمِنُونَ ثُمَّ سَبَأً ثُمَّ الْعَنكِبُوتَ ثُمَّ الْمُؤْمِنُونَ ثُمَّ الرَّعْدَ ثُمَّ الْقَصْصَ ثُمَّ الْتَّمْلِ ثُمَّ الصَّافَاتَ ثُمَّ صَنَ ثُمَّ يَسَ ثُمَّ الْحَجَرَ ثُمَّ حَمْسَقَ ثُمَّ الرَّوْمَ ثُمَّ الْخَدِيدَ ثُمَّ الْفَتْحَ ثُمَّ الظَّهَارَ ثُمَّ تَبَارُكَ الْمَلَكَ ثُمَّ السَّجْدَةَ ثُمَّ إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا ثُمَّ الْأَحْقَافَ ثُمَّ قَ ثُمَّ الرَّحْمَنَ ثُمَّ الْوَاقِعَةَ ثُمَّ الْجَنَّ ثُمَّ النَّجْمَ ثُمَّ إِنَّا سَأَلْنَا مَرْأَةَ الْمَزْمَلَ ثُمَّ الْمَدْرَثَ ثُمَّ اقْتَرَبَتْ ثُمَّ حَمَ الدَّخَانَ ثُمَّ لَقَمَانَ ثُمَّ حَمَ الْجَاهِيَّةَ ثُمَّ الطُّورَ ثُمَّ الْذَارِيَّاتَ ثُمَّ نَ ثُمَّ الْحَافَّةَ ثُمَّ الْخَسْرَ ثُمَّ الْمُتَحْنَةَ ثُمَّ الْمَرْسَلَاتَ ثُمَّ عَمَ يَسْأَلُونَ ثُمَّ لَا أَقْسَمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِذَا الشَّمْسَ كُوِّرَتْ ثُمَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ ثُمَّ النَّازِعَاتَ ثُمَّ التَّغَابِنَ ثُمَّ عَبَسَ ثُمَّ الْمَطْفَفِينَ ثُمَّ إِذَا النِّسَاءَ انشَقَتْ ثُمَّ وَالْتَّيْتُونَ ثُمَّ اقْرَأُ بِاسْمِ رَبِّكَ ثُمَّ الْحَجَرَاتَ ثُمَّ الْمَنَافِقُونَ ثُمَّ الْجَمِيعَ ثُمَّ لَمْ تَحْرِمْ ثُمَّ الْفَجْرَ ثُمَّ لَا أَقْسَمْ بِهَذَا الْبَلْدَ ثُمَّ وَاللَّيلَ ثُمَّ إِذَا النِّسَاءَ انْفَطَرْتَ ثُمَّ وَالشَّمْسَ وَضَحَاهَا ثُمَّ وَالنِّسَاءَ وَالْطَّارِقَ ثُمَّ سَبْعَ اسْمَ رَبِّكَ ثُمَّ الْغَاشِيَّةَ ثُمَّ الصَّفَ ثُمَّ سُورَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَهِيَ لَمْ يَكُنْ ثُمَّ الْضَّحْيَ ثُمَّ أَلْمَ نَشَرَحَ ثُمَّ الْقَارِعَةَ ثُمَّ التَّكَاثُرَ ثُمَّ الْعَصْرَ ثُمَّ سُورَةُ الْخَلْعَ ثُمَّ سُورَةُ الْحَقْدَ ثُمَّ وَيْلَ لَكُلِّ هَمْزَةٍ ثُمَّ إِذَا زَلَّتْ ثُمَّ الْعَادِيَاتَ ثُمَّ الْفَيْلَ ثُمَّ لِإِلَيَّافَ ثُمَّ أَرَأَيْتَ ثُمَّ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ ثُمَّ الْقَدْرَ ثُمَّ الْكَافِرُونَ ثُمَّ إِذَا جَاءَ نَصْرَ اللَّهِ ثُمَّ تَبَتْ ثُمَّ الصَّمْدَ ثُمَّ الْفَلَقَ ثُمَّ النَّاسَ۔"<sup>۲</sup>

<sup>۱</sup> السیوطی، عبد الرحمن بن أبي بکر، الدر المشور فی التفسیر المأثور: 12 / 809، قال البیهقی هذا حدیث مرسل، دار هجر، مصر، الطبعة الأولى، 2003 م

<sup>۲</sup> السیوطی، عبد الرحمن بن أبي بکر، الإتقان فی علوم القرآن: 1 / 176، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة الأولى، 1394ھ

”قال الحسين بن المنادی فی كتابه الناسخ والمنسوخ وما رفع رسمه من القرآن ولم يرفع من القلوب حفظه سورتا القنوت في الوتر وتسمى سورتا الخلع والحفد.“<sup>1</sup>

”وذكر الإمام المحدث أبو الحسين أحمد بن جعفر المنادی فی كتابه الناسخ والمنسوخ مارفع رسمه من القرآن ولم يرفع من القلوب حفظه سورتا القنوت في الوتر قال: ولا خلاف بين الماضين والغابرين أنها مكتوبتان في المصاحف المنسوبة إلى أبي بن كعب وأنه ذكر عن النبي ﷺ أنه أقرأه إياهما وتسمى سورتا الخلع والحفد.“<sup>2</sup>

”وأخرج أبو الحسن القطان في المطولات عن أبيان بن أبي عياش قال: سألت أنس بن مالك عن الكلام في القنوت فقال: اللهم إنا نستعينك ونستغفك ونشي عليك الخير ولا نكفرك ونؤمن بك ونترك من يفجرك اللهم إياك نعبد ولك نصلى ونسجد وإليك نسعى ونحلف نرجو رحمتك ونخشى عذابك الجد إن عذابك بالكافر ملحق، قال أنس: والله إن أنزلتنا إلا من السماء. اس روایت کو امام تیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب ”الدعوات الكبير“ میں ذکر کیا ہے اور اس کے بارے میں وہ فرماتے ہیں: أبيان بن أبي عياش ضعيف.“<sup>3</sup>

”وأخرج محمد بن نصر عن يزيد بن أبي حبيب قال: بعث عبد العزيز بن مروان إلى عبد الله بن رزين الغافقي فقال له: والله إني لأراك جافيا ما أراك تقرأ القرآن قال: بلى والله إني لأقرأ القرآن وأقرأ منه مالا تقرأ به، فقال له عبد العزيز: وما الذي لا أقرأ به من القرآن قال: القنوت، حدثني علي بن أبي طالب أنه من القرآن.“<sup>4</sup>

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 852ھ) اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں: ”هذا حديث غريب“<sup>5</sup> اس روایت میں ایک بات یہ بھی ہے کہ امام محمد بن نصر المروزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موقف نقل کیا ہے۔

<sup>1</sup> الإتقان في علوم القرآن: 2/ 68

<sup>2</sup> الزركشی، بدر الدين محمد بن عبد الله بن بهادر، البرهان في علوم القرآن: 2/ 37، التنبیه الثاني: في

ضروب النسخ في القرآن، دار المعرفة، بيروت، الطبعة الأولى، 1957م

<sup>3</sup> الدر المثور: 13/ 810، البیهقی، أبویکر بن احمد بن الحسین، الدعوات الكبير، باب القول والمداعع في قنوت الوتر وصلة الصبح: 2/ 145، قال البیهقی هذا حديث مرسل، غراس النشر والتوزيع، الكويت، الطبعة الأولى، 2009م

<sup>4</sup> المروزی، أبو عبد الله محمد بن نصر، صلاة الوتر، كتاب الصلاة، باب ما يدعى به في قنوت الوتر: 71، حديث أکادمی، باکستان، الطبعة الأولى، 1408ھ

<sup>5</sup> العسقلانی، أبو الفضل، أحمد بن علی بن حجر، نتائج الأفکار فی أمالی الأذکار: 2/ 160، الطبعة الثانية، 1429ھ

”وأخرج البيهقي عن خالد بن أبي عمران قال : بينما رسول الله ﷺ يدعى على مصر إذ جاءه جبريل فأومأ إليه أن اسكت فسكت فقال يا محمد إن الله لم يبعثك سبابا ولا لعانا وإنما بعثك رحمة للعاملين ولم يبعثك عذابا ليس لك من الأمر شيء أو يتوب عليهم أو يغذبهم فإنهم ظالمون ثم علمه هذا القنوت : اللهم إنا نستعينك ونستغرك ونؤمن بك ونخضع لك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم إياك نعبد ولك نصلي ونسجد إليك نسعي ونحفذ نرجو رحتك ونخشى عذابك إن عذابك الجد بالكافر ملحق.“<sup>1</sup>

حکم: امام نبیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو مرسل کہا ہے۔

”وأخرج محمد بن نصر عن عطاء بن السائب قال : كان أبو عبد الرحمن يقرئنا : اللهم إنا نستعينك ونستغرك ونشي عليك الخير ولا نكفرك ونؤمن بك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم إياك نعبد ولك نصلي ونسجد وإليك نسعي ونحفذ نرجو رحتك ونخشى عذابك الجد إن عذابك بالكافر ملحق ، وزعم أبو عبد الرحمن أن ابن مسعود كان يقرئهم إياها ويزعم أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم كان يقرئهم إياها.“<sup>2</sup>

حکم: عطاء بن السائب کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”التقریب“ میں فرماتے ہیں:

”صدق احتلط“

دوسری بات یہ ہے اس روایت کی سند موجود نہیں ہے تاکہ اس میں دیکھا جاتا کہ (عطاء) سے جو راوی اخذ کرتا ہے، اس کے بارے میں علماء کی کیا رائے ہے کہ آیا اس نے (عطاء بن السائب) کے اختلاط سے پہلے یہ روایت لی ہے یا بعد میں۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ روایت مجہول ہے۔<sup>3</sup>

”وأخرج ابن أبي شيبة في المصنف ومحمد بن نصر والبيهقي في ”سننه“ عن عبيد بن عمر أن عمر بن الخطاب قفت بعد الركوع فقال : بسم الله الرحمن الرحيم اللهم إنا نستعينك ونستغرك ونشي عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك بسم الله الرحمن الرحيم اللهم إياك نعبد ولك نصلي ونسجد ولك نسعي ونحفذ نرجو رحتك ونخشى عذابك إن عذابك بالكافر ملحق ، وزعم عبيد أنه بلغه أنها سورتان من القرآن في مصحف ابن مسعود.“<sup>4</sup>

<sup>1</sup> أبو بكر البهقي، أحد بن الحسين بن علي، السنن الكبرى، كتاب الصلاة، باب دعاء القنوت: 3142، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثالثة، 2003 م

<sup>2</sup> الدر المثور: 15 / 811، قال البهقي هذا الحديث مرسل

<sup>3</sup> العسقلاني، أبو الفضل أحمد بن علي بن حجر، تقریب التهذیب: 1 / 391 دار الرشید، سوريا، الطبعة الأولى، 1406 هـ

<sup>4</sup> الدر المثور: 15 / 811، السنن الكبرى، كتاب الصلاة، باب دعاء القنوت: 3268

اسکے بعد امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ روایات ذکر کی ہیں جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہیں۔

”عن ابن عباس رضي الله عنهما، عن عمر رضي الله أنه كان يقنت في صلاة الصبح سورتين اللهم إنا نستعينك واللهم إياك نعبد.“<sup>1</sup>

”وأخرج محمد بن نصر عن عبد الرحمن بن أبي بري قال: قلت عمر رضي الله عنه بالسورتين.“<sup>2</sup>

”وأخرج محمد بن نصر عن عبد الرحمن بن أبي ليلى أن عمر قنت بهاتين السورتين اللهم إنا نستعينك واللهم إياك نعبد.“<sup>3</sup>

”وأخرج ابن أبي شيبة عن عبد الملك بن سويد الكاهلي أن علياً قنت في الفجر بهاتين السورتين : اللهم إنا نستعينك ونستغفرك ونشتئ عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك ، اللهم إياك نعبد ولنك نصلی ونسجد وإليك نسعي ونحلف نرجو رحمتك ونخشى عذابك إن عذابك بالكافر ملحق.“<sup>4</sup>

مندرج بالروايات پر بحث ان روایات کے ساتھ کی جائے گی جو کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے متعلق مشہور ہیں:

”وأخرج ابن أبي شيبة و محمد بن نصر عن ميمون بن مهران قال : في قراءة أبي بن كعب : الله إنا نستعينك ونستغفرك ونشتئ عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك الله إياك نعبد ولنك نصلی ونسجد وإليك نسعي ونحلف نرجو رحمتك ونخشى عذابك إن عذابك بالكافر ملحق.“<sup>5</sup>

”وأخرج محمد بن نصر عن ابن إسحاق قال : قرأت في مصحف أبي بن كعب بالكتاب الأول العتيق : بسم الله الرحمن الرحيم (قل هو الله أحد) إلى آخرها بسم الله الرحمن الرحيم (قل أعوذ برب الفلق) إلى آخرها بسم الله الرحمن الرحيم (قل أعوذ برب الناس) إلى آخرها بسم الله الرحمن الرحيم : اللهم إنا نستعينك ونستغفرك ونشتئ عليك الخير ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك ، بسم الله الرحمن الرحيم : اللهم إياك نعبد ولنك نصلی ونسجد وإليك نسعي ونحلف نرجو رحمتك ونخشى عذابك إن عذابك بالكافر ملحق بسم الله الرحمن الرحيم : اللهم لا تنزع ما

<sup>1</sup> الطحاوي، أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة، شرح معانى الآثار، كتاب الصلاة، باب القنوت في صلاة الفجر وغيرها: 1478، عالم الكتب، الطبعة الأولى، 1994 م

<sup>2</sup> صلاة الوتر، كتاب الصلاة، باب ما يدعى به في قنوت الوتر: 105 / 1

<sup>3</sup> الدر المختار: 15 / 810، صلاة الوتر: 105 / 1

<sup>4</sup> العبسي، أبو بكر بن أبي شيبة، الكتاب المصنف في الأحاديث الآثار، كتاب صلاة التطوع والإمامية وأبواب متفرقة، باب ما يدعى به في قنوت الفجر: 7029، مكتبة الرشد، الرياض، الطبعة الأولى، 1409 هـ

<sup>5</sup> العبسي، أبو بكر بن أبي شيبة، الكتاب المصنف في الأحاديث الآثار، كتاب الصلاة، باب ما يدعى به في قنوت الوتر: 7102

تعطی و لا ینفع ذا الجد منك الجد سبحانک و غفرانک و حنانک إله الحق۔“<sup>1</sup>

”وأخرج محمد بن نصر عن الشعبي قال : قرأت أو حدثني من قرأ في بعض مصاحف أبي بن كعب هاتين السورتين: اللهم إنا نستعينك ، والأخرى بينهما بسم الله الرحمن الرحيم قبلهما سورتان من الفصل وبعد هما سور من الفصل.“

وأخرج محمد بن نصر عن سفيان قال : كانوا يستحبون أن يجعلوا في قنوت الوتر هاتين السورتين: اللهم إنا نستعينك واللهم إياك نعبد.“<sup>2</sup>

### سورة الخلخ اور سورة الحمد متعلق روایات پر تحقیقی تبصرہ

قاضی ابو بکر الباقلاني رضی اللہ عنہ (متوفی 402ھ) صاحب الانصار نے سورة الخلخ اور سورة الحمد پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

”سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مصحف میں قنوت کے بارے میں جو روایات مردی ہیں ان سے اس کے قرآن ہونے پر جنت قائم نہیں کی جاسکتی۔ یہ ایک قسم کی دعا ہے۔ اور اگر یہ قرآن ہوتا تو اس کا قرآن ہونا منقول ہوتا اور ہمیں اس کی صحت کا علم ہوتا۔ اس کے بعد مزید فرماتے ہیں: یہ بھی ممکن ہے کہ اس میں سے کچھ حصہ قرآن کا ہو اور بعد میں منسوخ ہو گیا ہو۔ یا اس کے ساتھ دعائیں ملباح ہو اور غیر قرآن کے ساتھ یہ خلط ملط ہو گیا ہو۔ لیکن سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ اس طرح صحیح ثابت نہیں ہے کہ کوئی یہ کہہ: یہ ان سے روایت کیا گیا ہے، ان سے اس طرح سے روایت کیا گیا ہے، ان کے مصحف میں اس طرح سے ثابت ہے۔ ہال یہ بات ضرور ہے کہ ان کے مصحف میں قرآن کے علاوہ بطور دعا منقول ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان (سورة الخلخ اور سورة الحمد) کو اپنے مصحف میں لکھا تھا اور اس کو سورة الخلخ و حمد کا نام دیا تھا کیونکہ اس میں ان دو کلموں کا ذکر آیا ہے تو اس بارے میں میری توجیہ یہ ہے کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے لئے ایک مصحف میں قرآن لکھتے تھے۔ اس خاص مصحف میں بسا اوقات وہ قرآن کی کسی مشکل آیت کے ساتھ اپنی آسانی کے لیے کوئی تشریحی نوٹ لکھ لیتے تھے یا کوئی دعا ہوتی جو ادعیہ قرآن کی قائم مقام ہو سکتی تھی اور جن کو نماز میں قنوت وغیرہ میں پڑھا جاسکتا تھا اور ان کو یہ خوب معلوم تھا کہ یہ قرآن نہیں ہے کیونکہ ان لوگوں نے قرآن کے ساتھ کسی اور چیز کے اشتباہ سے اپنے آپ کو محفوظ کیا ہوا تھا۔ اسی وجہ سے بعض کو تاہ نظر لوگوں کو یہ اشتباہ پیدا ہو گیا ہے کہ ہر وہ چیز جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے مصاحف میں لکھی ہوئی تھی، وہ قرآن ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔“<sup>3</sup>

<sup>1</sup> المروزی، محمد بن نصر، صلاة الوتر: 1/105، رقم، 71.

<sup>2</sup> أيضاً

<sup>3</sup> البرقانی، محمد عبد العظیم، مناهل العرفان فی علوم القرآن: 1/271، الرد علی ما يثار حول جمع القرآن من شبه، مطبعة عيسى البابی الخلبی وشركاءه، الطبعة الثالثة

قاضی ابو بکر الباقلاني رض کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگوں نے اپنے علم کے مطابق اس کے جوابات ذکر کئے ہیں، جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

### جوابات:

۱) قوت کے سلسلے میں سیدنا ابی بن کعب رض سے متعلق جو روایات منقول ہیں ان کی صحت غیر مسلم ہے نیز وہ سیدنا ابی بن کعب رض کے فضل، عقل، کثرت علم، ہدایت یافتہ ہونے اور ان کے قرآن پر مضبوط گرفت کے حامل ہونے کے خلاف ہیں۔

۲) دوسرا جواب یہ ہے کہ قوت قرآن کا حصہ نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ قرآن کا حصہ ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ثابت اور ظاہر فرماتے۔ اہل فصاحت و بلاغت جانتے ہیں کہ اس (قوت) کا نظم قرآن کے نظم حسیانہ نہیں ہے پس اگر سیدنا ابی بن کعب رض نے اس کو اپنے مصحف میں لکھا تھا تو یہ سہوا لکھا تھا، پھر جب پتہ چلا کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں ہے تو اس سے رجوع فرمالیا۔

۳) ان روایات کے ضعف پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ سیدنا عثمان رض نے جب قرآن مجید جمع فرمایا تو وہ ان تمام مصاہف کو سختی سے جلا رہے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع کردہ مصحف کے علاوہ تھے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ سیدنا ابی بن کعب رض کا مصحف دوسرے لوگوں کے مقابلے میں سب سے پہلے سرعت کے ساتھ جمع کیا جا پڑا ہوا گا کیونکہ ابی رض ان لوگوں میں شریک تھے جو قرآن کو جمع کر رہے تھے۔ اور اس بات پر یہ روایت دلیل ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ سیدنا عثمان رض نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصحف بھی قبضے میں لے لیا تھا۔

”عن محمد بن أبي أنسٌ أن ناساً من أهل العراق قدموا إلينا، فقالوا: إلينا تحملنا إليك من العراق، فأخرج لنا مصحفاً أُبَيْ. قال محمدٌ: قد قبضه عثمان. قالوا: سبحان الله! أخرجه لنا. قال: قد قبضه عثمان.“<sup>۱</sup>

”محمد بن أبي (ابی رض کے بیٹے) سے روایت ہے کہ عراق کے کچھ لوگ ان کے پاس آئے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم آپ کے پاس عراق سے آئے ہیں ہمیں مصحف ابی رض د کھائیں۔ محمد بن أبي نے کہا: اس کو تو سیدنا عثمان رض نے قبضے میں لے لیا تھا۔ ان لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! ہمیں د کھائیے۔ محمد بن أبي نے دوبارہ کہا: تحقیق اس کو سیدنا عثمان رض نے قبضے میں لے لیا تھا۔“

۴) سیدنا ابی بن کعب رض سے قوت کے بارے میں جو مردی ہے تو اس میں تو کہی بھی یہ نہیں لکھا ہے کہ یہ قرآن منزل ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ اس نے اس کو صرف اپنی مصحف میں لکھا ہے۔ لکھا بھی اس وجہ سے

<sup>۱</sup> البغدادی، أبو عبید القاسم بن سلام، فضائل القرآن: 463، کتاب فضائل القرآن و معالیہ و ادبہ، باب تأليف القرآن و جمعه و مواضع حروفه... 463

ہو گا کہ یہ ایسی دعا ہے جس سے استغنا ممکن نہیں اور یہ دعاء سنت موکدہ ہے اور اس پر موازنۃ ضروری ہے نہ کہ یہ کوئی قرآن کا حصہ ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے مصاحف میں قرآن کے علاوہ مختلف قسم کے تاویلات، معانی اور دعائیں لکھتے تھے اس اعتقاد کے ساتھ کہ قرآن کے ساتھ غیر قرآن ان کے لئے کوئی مشکل پیدا نہیں کرے گا۔

④ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ دعا قرآن کا ایک حصہ ہو پھر منسوخ ہو گیا ہو لیکن اس کے ساتھ دعا مگنامباہ ہو، تو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ دعا اولاً نقل کیا گیا ہے۔

⑤ بالفرض ہم مان بھی لیں کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ دعا قوت کو قرآن سمجھتے تھے اور وہ اس رائے پر قائم بھی تھے تو نقل قرآن کی صحت میں یہ کوئی طعن والی بات نہیں ہے کیونکہ وہ اس رائے میں منفرد تھے اور یہ اس بات پر بھی دلالت نہیں کرتا کہ یہ مصحف سیدنا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور مصحف سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں بھی ثابت ہو کیونکہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں جمع قرآن کے سلسلے میں انتہائی دقت کا التزام کیا گیا تھا کیونکہ ہر قراءت کے لئے دو گواہوں کا موجود ہونا ضروری تھا تو اسی وجہ سے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قراءۃ بھی رد ہو چکی ہو گی۔ جس طرح کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی قراءۃ آیت الرجم کے حوالے سے رد کی گئی تھی۔

⑥ اگر ہم تسلیم بھی کر لیں کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قوت کا قرآن ہونے کے معتقد تھے تو یہ بات بھی ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا اور ان کے ساتھ اتفاق کیا تھا اور اس پر دلیل ان کی وہ قراءات ہے جس کو امام نافع (متوفی 785ھ)، امام ابن کثیر (متوفی 120ھ) اور امام ابو عمرو (متوفی 777ھ) وغیرہ نے نقل کیا ہے جس میں ”سورۃ النَّعْوَ“ اور ”سورۃ الْحَقْد“ نہیں ہے۔ امام ابو الحسن اشعری رضی اللہ عنہ (متوفی 935ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں ایک قوم کے پاس مصحف سیدنا انس رضی اللہ عنہ اس کے بیٹے کی طرف سے دیکھا تو میں نے اس کو جماعت کے مصحف کے ساتھ مساوی پایا۔ اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے بیٹے روایت کرتے ہیں کہ یہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا خط ہے اور سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا الملاء (لکھوا یا ہوا) ہے۔<sup>1</sup>

ایک اور روایت جس کو مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت کیا گیا ہے اس میں قوت کو دعا اور استغفار کہا گیا ہے:  
”حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُغِيْرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَيْسَ فِي قُوتِ الْوَثْرَيَّةِ مُؤْقَتٌ، إِنَّمَا هُوَ دُعَاءٌ وَاسْتِغْفَارٌ.“<sup>2</sup>

<sup>1</sup> أبو زيد، محمد شرعى، كتاب جمع القرآن في مراحله التاريخية من العصر النبوى إلى العصر الحديث: 1/190، كتاب جمع القرآن، كلية الشريعة جامعة الكويت ، الطبعة الأولى، 1419هـ

<sup>2</sup> الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار، باب في قوت الوتر من الدعاء: 6894

”مغیرہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: قوت و تریں کوئی مقرر جیز نہیں ہے یہ تو صرف دعا اور استغفار ہے۔“

ڈاکٹر محمد بن محمد ابو شہبہ المصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ یہ سورة الخلع اور سورة الحفڈ قرآن کا حصہ ہو کیونکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مصاحف حد تواتر کو نہیں پہنچتے تھے، بلکہ وہ آحاد اور منسوب اثاثات آیات پر مشتمل تھے۔ ان میں سے بعض مصاحف میں تفسیری نوٹ اور تاویلات، ادعیہ اور مأثورات بھی تھے اور انہی میں سے ایک یہ دعاء قوت بھی تھی جس کو بعض ائمہ و تریں پڑھتے ہیں۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ اس دعا کی بلاوغت، اعجاز اور اشراف قرآن جیسا نہیں ہے۔“

اگر بالفرض ہم تسلیم بھی کر لیں کہ سیدنا ابی ذئب رضی اللہ عنہ اس کو قرآن کا حصہ سمجھتے تھے تو اس کے متعلق جتنی بھی روایات ہیں وہ ساری خبر آحاد ہیں جو کہ ظنی ہیں اور ظنی قطعی الثبوت بالتواتر کا معارض اور مقابل نہیں ہو سکتا۔ قرآن چونکہ ثابت بالتواتر ہے اسی لئے تو اتر سے ہی کوئی آیت ثابت کی جائے گی نہ کہ آحاد سے۔“

اس کے بعد فرماتے ہیں:

”قرآن میں کسی آیت کی زیادتی یا کمی کے لیے دو قاعدے ہیں جن کی طرف توجہ ضروری ہے:

① ہر وہ روایت جو خبر واحد ہو اس کو قرآن کے اثبات کے لیے قبول نہیں کیا جائے گا۔

② ہر وہ خبر واحد جو قرآن کی خبر متواتر کے خلاف ہو اس کو قبول نہیں کیا جائے گا۔“<sup>۱</sup>

مندرجہ بالا تمام روایات اور تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بعض لوگ جو قرآن کو نامکمل سمجھتے ہیں، وہ اپنے مدعا کو ثابت کرنے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف بعض ایسی روایات منسوب کر دیتے ہیں جن سے یہ ثابت اور باور کرتے ہیں کہ صرف ہم قرآن کے نامکمل ہونے کے قائل نہیں ہیں بلکہ صحابہ بھی اس کے قائل تھے۔ جیسا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی معوذ تین کے حوالے سے ایسی ہی روایات مشہور ہیں اور ایسی ہی روایات ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف بھی منسوب ہیں۔

<sup>۱</sup> أبو شہبہ المصری، محمد بن محمد، المدخل علی دراسة القرآن الكريم: ص، 259، فصل الشبه التي

أوردت علی جمع القرآن الشبهة الرابعة، الطبعة الأولى، 1987 م